باب: 06

اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ

(Hazrat Aisha rza, 608-678)

اُم المؤمنین کا نام عائشہ اور لقب صدیقہ ہے۔ آنحضرتؐ نے آپ کو بنت الصدیق اور چند روایات کے مطابق حمیرا کے لقب سے بھی خطاب فرمایا ہے۔ عرب رواج کے مطابق کسی کا براہ راست نام لینے کی بجائے اسے کنیت سے یعنی اس کی اولاد کی نسبت سے پکارنے کو پسند کیا جاتا ہے۔ چونکہ حضرت عائشہؓ صاحبِ اولاد نہ تھیں اس لیے عبداللہ بن زبیرؓ کی پیدائش پر آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا "۔۔۔ یہ عبداللہ ہے، اور تم اُم عبداللہ۔۔۔"۔ یوں آپ کی کنیت اُم عبداللہ ہو گئی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ہجرت کے وقت آپ کی عمر تقریباً 14 سال تھی۔ یوں آپ کا سن پیدائش 608ء بنتا ہے۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ بن عثمان ابو قحافہ (سیدنا ابو بکر صدیقؓ) اور آپ کی والدہ کا نام اُم رومان بنت عامر ہے۔ حضرت عائشہؓ فطری طور پر اپنے والد کی طرح نیک تھیں۔ پھر سیدنا ابو بکرؓ کی تربیت میں پلی بڑھیں لہٰذا آپ کا بچپن نہایت صاف ستھرے ماحول میں گذرا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے انتقال کے بعد آنحضرتؐ نے اپنا دوسرا نکاح حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ نکاح کے فوری بعد حضرت عائشہؓ آپؐ کے گھر منتقل نہیں ہوئیں بلکہ کوئی تین سال بعد، شوال سنہ 1 ھ میں آپ کی رخصتی عمل میں آئی۔ آنحضرتؐ کے گھر پہنچنے کے بعد آپ کی بقیہ تربیت، ایک نبیؐ کے زیر نگرانی ہوئی۔ یہیں پر آپ نے پڑھنا سیکھا۔ چنانچہ ایسے معلم کا شب و روز ساتھ، اور رسول اللہؐ کی ذاتی توجہ کے بعد یہ بات آسانی سے کہی جا سکتی ہے کہ انسانیت کی تکمیل، ضروریاتِ دین سے آشنائی، اخلاق کا تزکیہ، اسرارِ شریعت سے آگاہی، قرآن کی معرفت اور احکامِ نبوی سے مکمل واقفیت میں حضرت عائشہؓ سے زیادہ کوئی تعلیم یافتہ نہ تھا۔ آنحضرتؐ کی تعلیم و ارشاد کی مجالس روزانہ مسجد نبویؐ میں بھی ہوتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کا حجرہ چونکہ مسجد سے بالکل ساتھ ہی لگا ہوا تھا اس لیے آپ وہ باتیں بھی سنتیں۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو بلا تامل آپؐ سے پوچھ لیا کرتیں۔ چنانچہ حدیث کی کتابوں میں سینکڑوں مسائل ایسے ہیں جو حضرت عائشہؓ کے پوچھتے رہنے کی وجہ سے اُمت کے سامنے واضح ہوئے۔ علمِ نبوت کی جو شعائیں حضرت عائشہؓ کے ذریعہ پورے عالم میں پھیلیں وہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔

Siddiqui Publications

آنحضرتؐ، حضرتہ عائشہؓ سے نہایت محبت فرماتے تھے۔ لیکن آنحضرتؐ کی آپ سے یہ محبت اور قدر ومنزلت کا باعث ظاہری حسن و جمال نہ تھا بلکہ آپ کا باطنی فضل و کمال اور آپ کے اندرونی اوصاف و کمالات تھے۔ آپ، مسائل کی فہم، اجتہادِ فکر اور حفظِ احکام وغیرہ میں تمام ازواجِ مطہراتؓ میں ممتاز تھیں۔ اس وجہ سے ذاتِ نبویؐ کی نگاہ میں سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ جس طرح آنحضرتؐ کو آپ سے محبت تھی اسی طرح آپ کو بھی آنحضرتؐ سے محبت تھی، بلکہ کچھ شدید ہی تھی۔ راتوں کو بیدار ہوتیں اور آپؐ کو پہلو میں نہ پاتیں تو بے قرار ہو جاتیں۔

آپ کی زندگی میں دو اہم واقعات ہوئے۔ ایک اِفک کا واقعہ ہے جس میں منافقوں نے آپ پر ایک تہمت لگا دی تھی۔ اس کے لیے قرآن نے جواباً آپ کی پاکدامنی کا اعلان کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا"۔۔ جب تم نے یہ سنا تو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کی نسبت نیک گمان کیوں نہیں کیا؟ اور کیوں نہ کہا کہ یہ صریح تہمت ہے؟۔۔"۔ دوسرا، واقعۂ ایلہ ہے۔ اس کی صورت یہ تھی کہ غلہ وغیرہ کی مقدار تمام ازواج مطہرات کے لیے مقرر تھی۔ امہات المؤمنین نے فتوحات کے بعد مالِ غنیمت سے اس کوٹہ میں اضافے کا مطالبہ کیا۔ آنحضرتؐ کو یہ مطالبہ اپنی ازواج کے شایانِ شان نہ لگا جس پر خفگی کے اظہار میں آنحضرتؐ نے آپ سے "ایک ماہ" تک نہ ملنے کی قسم کھالی۔ اس پر منافقین چین سے نہ بیٹھے اور کہہ دیا کے آپؐ نے سب ازواج کو طلاق دے دی۔ صحابہ کرامؓ کو اس خبر پر بہت افسوس تھا۔ حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو انہوں نے آپؐ سے اس کی تصدیق چاہی۔ آپؐ نے فرمایا، "نہیں"۔ حضرت عمرؓ نے یہ خوشخبری سب تک پہنچادی۔ مہینہ 29 دن کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے حضرتہ عائشہؓ کے پاس پہنچے۔ عائشہؓ نے سوال کیا"۔۔۔ آج تو انتیسواں دن ہے اور آپ نے ایک ماہ کے لیے کہا تھا۔۔۔"؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا"۔۔۔ کچھ ماہ 29 دن کے بھی تو ہوتے ہیں۔۔۔"۔

حضرتہ عائشہؓ ایک قناعت پسند خاتون تھیں۔ ازدواجی زندگی فقر و فاقہ میں گزری لیکن کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ آیا۔ اسلامی فتوحات کے بعد تو مالِ غنیمت کی کثرت ہو جاتی لیکن اس کے باوجود کبھی بھی ان کی طلب اور ہوس آپ کو دامنگیر نہ ہوئی۔ آپ نے کھانا تک سیر ہو کر کھانے کو پسند نہیں کیا۔ آپ فرماتیں"۔۔ مجھے وہ حالت یاد آتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑا، خدا کی قسم! دن میں دو دفعہ کبھی سیر ہو کر آپؐ نے کھانا نہ کھایا۔۔"۔ آپ کے دل میں خشیت الٰہی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رقتِ قلب کا مجسمہ تھیں۔ بہت جلد رونے لگتیں۔ جب دل میں خشیت الٰہی ہو تو عبادت کرنے کو بھی بہت جی چاہتا ہے۔

Siddiqui Publications

چنانچہ حضرتہ عائشہؓ عبادت سے خاص شغف رکھتی تھیں۔ آپ چاشت کی نماز باقاعدگی سے پڑھتیں۔ آنحضرتؐ کے ساتھ راتوں کو اُٹھ کر تہجد پڑھتی تھیں۔ آپ نے اسے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بھی مسلسل جاری رکھا۔ اکثر روزے رکھتیں۔ محرم کا چاند دیکھ کر عمرہ کی نیت کر لیا کرتیں۔ حج کی شدت سے پابند تھیں۔ کوئی سال ایسا نہ گذرتا جس میں حج نہ ہو۔ ممنوعات میں چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی خیال رکھتیں اور ان سے بھی مکمل پرہیز کیا کرتیں۔ یوں حد درجہ کی متقی تھیں۔

حضرتہ عائشہؓ پردہ کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ آیتِ حجاب کے بعد تو یہ تاکیدی فرض ہو گیا تھا۔ حج کے موقع پر حجر اسود کو بوسہ دینے سے یہ کہہ کر گریز کرتیں کہ "میں مردوں کے ہجوم میں نہیں جاسکتی"۔ اسحٰق تابعی نابینا تھے۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے بھی پردہ کیا۔ انہوں نے عرض کیا میں تو نابینا ہوں مجھ سے کیا پردہ۔۔۔؟ آپ نے فرمایا "۔ تم مجھے نہیں دیکھتے لیکن میں تو تمھیں دیکھ سکتی ہوں۔۔" (روایت طبقات ابن سعد۔ جزء نسائی)۔ جب آپ کے ہجرہ میں حضرت عمرؓ مدفون ہوئے تو اس کے بعد سے وہاں آپ بغیر پردہ کے نہیں جاتی تھیں۔

علم حدیث کا موضوع، دراصل ذاتِ نبویؐ ہے۔ اس لیے اس فن کی واقفیت کے ذرائع سب سے زیادہ ان کو حاصل تھے جن کو سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقرب حاصل تھا۔ حضرتہ عائشہؓ کو قدرتاً اس قسم کے زیادہ مواقع تھے۔ اسی وجہ سے آپ کی روایت کی ہوئی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ نہ صرف ازواجِ مطہرات، بلکہ مردوں میں بھی پانچ کے سوا کوئی آپ کے ہم پلہ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ان میں ابوہریرہؓ (5264 احادیث)، عبد اللہؓ ابن عباس (2660 احادیث)، عبد اللہ ابن عمرؓ (2630 احادیث)، حضرت جابرؓ (2540 احادیث) اور حضرت انسؓ (2486 احادیث) ہیں۔ چھٹے نمبر پر حضرتہ عائشہؓ آتی ہیں جن کی روایات کی تعداد تقریباً 2210 ہے۔ لیکن اہم بات یہ بھی ہے کہ محض روایات کی کثرت ان کی فضیلت کا سبب نہیں ہوتا۔ اصل بات نکتہ فہمی کی ہے۔ اس بارے میں عبد اللہؓ ابن عباس اور حضرتہ عائشہؓ کا نام لیا جاتا ہے جو روایات کی کثرت کے ساتھ ساتھ اجتہاد، فکر اور استنباط میں بھی ممتاز تھے۔ حضرتہ عائشہؓ کی روایات میں ایک اہم خصوصیت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ آپ جن احکام اور واقعات کو نقل کرتیں اکثر ان کے اسباب وعلل بھی بیان کرتیں۔ اور وہ خاص حکم جن مصلحتوں پر دیا گیا ہوتا آپ اکثر ان کی تشریح بھی فرماتیں۔

Siddiqui Publications

طبقات ابن سعد کے مطابق حضرت عائشہؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہدِ خلافت میں مستقل طور سے افتاء کا منصب حاصل کر چکی تھیں۔ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، اور ان کے بعد اپنی آخری زندگی تک آپ برابر فتوے (verdicts & judgments according to Islamic laws) دیتی رہیں۔ علوم و فنون کی آشنائی حضرتہ عائشہؓ کا خاندانی ورثہ تھا۔ آپ عرب جاہلیت کی رسوم اور معاشرتی حالات کے بارے میں بھی اہم معلومات کا خزانہ تھیں۔ جیسے، عرب میں شادی کے کتنے طریقے تھے؟ طلاق کی کیا صورت تھی؟ شادیوں میں کیا کچھ گایا جاتا تھا؟ وغیرہ۔ ساتھ ہی اہم تاریخی واقعات، مثلاً آغازِ وحی کے حالات، قرآنِ کریم کے نزول کی ترتیب، یا نماز کی کیا کیا صورت اسلام میں پیدا ہوئی۔۔۔؟ وغیرہ کی مفصل کیفیت آپ سے روایت کردہ احادیث کی کتب میں منقول ہیں۔

آپ خطابت میں بھی خاص مقام رکھتی تھیں۔ تاریخ کی کتابوں میں آپ کی وہ تقاریر موجود ہیں جو جنگِ جمل کے میدان میں آپ نے کی تھیں۔ اضف بن قیس (تابعی) نے بصرہ میں آپ کی تقریریں سن کر کہا "۔۔ حضرتہ عائشہؓ کے منہ سے جو بات نکلتی تھی اور اس میں جو خوبی اور بلندی ہوتی تھی وہ کسی میں نہیں ملتی۔۔"

جو لوگ عورتوں کو ذلیل اور حقیر سمجھتے آپ ان سے برہم ہو جاتیں۔ کسی نے کہا کہ-"عورت، کتا اور گدھا اگر نماز کے سامنے سے گذر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے"۔ جب حضرتہ عائشہؓ نے سنا تو فرمایا"۔۔۔ گویا عورت بھی ایک بد جانور ہے۔۔۔! تم نے کیسا بُرا کیا کہ ہم کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا۔۔! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آگے لیٹی رہتی تھی۔۔"۔

حضرتہ عائشہؓ کی خدمت میں قدرتاً مردوں سے زیادہ عورتیں آیا کرتی تھیں۔ لیکن آپ عام نسوانی مسائل کے ساتھ ان کے مردوں کے متعلق بھی ہدایات دیتی تھیں کہ وہ اپنے شوہرں کو آگاہ کردیں۔ حج کے موسم میں تو حضرتہ عائشہ کی قیام گاہ میں بے شمار عورتیں ہر طرف سے آپ کو گھیر لیتیں۔ باہر نکلتیں تو امام کی صورت میں آپ آگے آگے اور تمام عورتیں پیچھے پیچھے چلتیں۔ حضرتہ عائشہؓ دنیا کی وہ واحد خاتون ہیں جنہوں نے پورے اخلاق اور تقدس کے ساتھ مذہبی، علمی، سیاسی، معاشرتی، غرض ہر طرح کے فرائض انجام دیئے۔ اور عورتوں کے لیے کامل زندگی کا گراں بہا عملی نمونہ چھوڑا۔

امیر معاویہؓ کی خلافت کے دور میں اُم المؤمنین حضرتہ عائشہؓ کا انتقال چند روز بیمار رہنے کے بعد 70 سال کی عمر میں سنہ 58ھ میں رمضان المبارک کی 17 تاریخ کو ہوا۔ آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

Siddiqui Publications